حضرت محمد ﷺ عظیم ترین قائد

شیخ احمد دیدات
ترجمہ و تلخیص: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

شیخ احمد دیدات کا یہ لیکچر انگریزی سے ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری نے اردو میں منتقل کیا ہے، اور اس میں شامل بعض مستشرقین کے وہ جملے جو اردو میں کثرت سے مستعمل ہیں، حذف کر دیئے گئے ہیں۔ اسے السیرہ کے قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ ادارہ

کئی برس پہلے کی بات ہے کہ میرے ایک دور کے رشتہ دار محمد مہتر فاروقی نے جو ساؤتھ افریقہ میں ایک اخبار The indian views کے ایڈیٹر تھے، فرانسیسی مؤرخ Lamartine کی کتاب کا ایک اقتباس مجھے دیا۔ اس اقتباس میں یہ بات بتائی گئی تھی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ دنیا کی عظیم ترین (Greatest) شخصیت تھے۔

محمد مہتر فاروقی صاحب کی عادت تھی کہ وہ ایسی اطلاعات و معلومات مجھے بہم پہنچاتے رہتے تھے۔ تا کہ مناسب موقع پر میں ان معلومات کو دوسروں تک پہنچا سکوں۔

اس اقتباس سے پہلے فاروقی صاحب نے مجھے بشپ کینتھ کریگ (Bishop kenneth cragg) کی کتاب "The call of the minaret" بھی دے چکے تھے۔ اس کتاب کا مطالعہ اور تجزیہ کرنے کے بعد مجھے عیسائی مستشرقین کے دجل و فریب کا خوب خوب اندازہ ہو گیا تھا۔

لا مارٹین کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرنا مجھے بہت بھلا محسوس ہوا اور میرے دل میں اس بات کا شدت سے احساس جاگا کہ میں لا مارٹین کے خیالات و احساسات کو دوسرے مسلمان بھائیوں تک بھی پہنچاؤں، اس موقع کی تلاش میں مجھے دیر نہیں لگی۔

چند دن بعد مجھے دنہا سر سے جو کہ شمالی نٹل کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے، ایک اسلامی تنظیم کے منتظم کا فون آیا کہ وہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر میرا لیکچر رکھنا چاہتے ہیں اور مجھے مدعو کرنا چاہتے ہیں۔

میں نے اس موقع کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھا اور دعوت نامہ قبول کرلیا۔ جب انہوں نے مجھ سے لیکچر کا موضوع دریافت کیا تا کہ اشتہار وغیرہ میں اس کا تذکرہ کیا جا سکے تو مجھے فوراً لامارٹین کے موضوع کا خیال آیا، میں نے ان کو موضوع بتا دیا جو یہ تھا:

Muhammad (pbuh) the greatest

''محمد ﷺ عظیم ترین شخصیت''

مسلسل مایوسی

جب میں دنہا سر پہنچا تو میں نے یہ دیکھا کہ پورے شہر میں میلاد النبی ﷺ کے اس پروگرام کے پوسٹر لگے ہوئے ہیں لیکن تقریر کا موضوع جو پوسٹر میں لکھا ہوا وہ یہ تھا:

"Muhammad (pbuh) the great"

مجھے یہ عنوان دیکھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ میرے معلوم کرنے پر ان حضرات نے مجھے بتایا کہ یہ تبدیلی طباعت کی غلطی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

دو ماہ بعد مجھے ایک ایسے ہی پروگرام کی دعوت ملی جس میں تقریر کا موضوع بھی ''سیرت نبوی ﷺ'' ہی تھا اس مرتبہ یہ دعوت پریٹوریا کی مسلم کمیونٹی کی جانب سے تھی، پریٹوریا جنوبی افریقہ کا انتظامی دارالحکومت ہے، یہاں بھی میں نے اپنا موضوع گفتگو یہی رکھا:

Muhammad (pbuh) the greatest

عنوان کو مشتہر کرنے کے بارے میں مجھے پھر شدید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا، یہاں بھی جو عنوان مشتہر کیا گیا وہ تھا: Muhammad: the great

میرے استفسار پر مختلف بہانے اور عذر لنگ تراشے گئے، یہ دونوں واقعات میرے اپنے ملک جنوبی افریقہ میں پیش آئے۔ مجھے مسلم امہ کے احساس کمتری کی ایک مثال اور پیش کرنے دیں، اس سے مسلمانوں کی کمزوری کا اندازہ ہو جائے گا۔

۱۹۷۷ء میں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں میری تقاریر کے مختلف پروگرام رکھے گئے، جب میں امریکہ آیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ اس آزاد دنیا میں بھی ہمارے مسلمان بھائی احساس کمتری کا شکار ہیں۔

امریکہ کے علاقے انڈیانا پولس (Indianapolis) میں مسلم تنظیم کے منتظم نے میرا پروگرام رکھا اور گفتگو کا جو موضوع ان کو بتایا گیا وہ تھا:

What the bible says about Muhammad (PBUH)

وہ حضرات اس موضوع کو مشتہر کرنے پر رضا مند ہو گئے مگر ان کی بزدلی نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی ان حضرات نے موضوع تبدیل کر کے یوں کر دیا:

A Prophet in the Bible

یہ عنوان بالکل بے جان تھا اور کسی ہندو، مسلمان، عیسائی یا یہودی کے لئے اس عنوان پر گفتگو سننے میں کوئی کشش ہی نہ تھی۔ A PROPHET یعنی ایک پیغمبر، کوئی بھی ایک، حضرت ایوب، حضرت نوح، حضرت زکریا علیہم السلام اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کا ذکر بائبل میں موجود ہے۔

احساس کمتری

اس بیماری کی، اس احساس کمتری کی کیا وجہ ہو سکتی ہے، کیا ہم بالکل مردہ ہو چکے ہیں، عزیمت ہمارے دلوں میں سے نکل چکی ہے کیا ہم اللہ جل شانہ کی شہادت کو بھی بیان کرنے سے گھبراتے ہیں جو اس نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے متعلق بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (۱)

اور بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

سب سے زیادہ مؤثر

عموی طور پر یہ فطری سی بات ہے کہ لوگ اپنے رہبر و رہنما، بزرگ، عظیم شخصیت یا پیغمبر سے محبت و عقیدہ رکھتے ہیں، ان کی تعریف کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں، اگر میں یہاں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی اعلیٰ شان میں وہ تمام باتیں تحریر کروں جو عظیم مسلم مصنفین نے تحریر کی ہیں تو ان کو نہ ماننے والا طبقہ یا اسلام دشمن طبقہ اس بات کو مبالغہ آرائی پر قیاس کرے گا۔

اس لئے اس موقع پر چند غیر متعصب مؤرخین، نقاد حتی کہ اسلام کے حلفیہ دشمنوں کی تحریروں میں سے اقتباسات پیش کروں گا، اگر ان اقتباسات کو پڑھ کر بھی ہمارے دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا نہ ہو تو ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کو معلوم ہوگا، گزشتہ برسوں میں امریکہ سے ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس کا نام تھا The 100 یعنی تاریخ کی سو عظیم ترین شخصیات۔ مائیکل ایچ ہارٹ (Michael h. Hart) جس کو ایک مستند مؤرخ، ریاضی دان، اور ماہر فلکیات مانا جاتا ہے، اس نے یہ کتاب تحریر کی ہے۔ اس نے تاریخ کو کھنگالا اور تاریخ کی مؤثر ترین شخصیات کی تلاش شروع کی، اپنی کتاب میں اس نے

سو مؤثر ترین شخصیات کا تذکرہ کیا ہے، جن میں اشوک، ارسطو، بدھا، کنفیوشس، ہٹلر، افلاطون اور زرتشت شامل ہیں، مصنف نے دنیا کی سو مؤثر ترین شخصیات کا صرف ایک چارٹ بنا کر ہی پیش نہیں کر دیا کہ انہوں نے کس طرح انسانیت کو اثر انداز کیا بلکہ پہلی شخصیت سے لے کر آخری شخصیت تک ان کے اثر انداز ہونے اور ان کی خصوصیات کا ایک پیمانہ مقرر کیا ہے اور اس نے ہر شخصیت کو نمبر وار رکھنے کی وجوہات بیان کی ہیں۔

ضروری نہیں ہے کہ لوگ اس سے متفق ہوں لیکن اس کی تحقیقات اور ایمان داری کی داد ضرور دینی چاہئے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس نے اپنے انتخاب میں ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے، گویا اللہ جل شانہ کی گواہی کو غیر معلوم طریقے سے قبول کر لیا، ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (۲)

البتہ تمہارے لئے اللہ کے رسول (ﷺ) میں ایک اچھا نمونہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیسرے نمبر رکھا

مائیکل ایچ ہارٹ کے نبی اکرم ﷺ کے نمبر ایک انتخاب کرنے میں فطری طور پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی مگر اس کے اس انتخاب سے غیر مسلموں خصوصاً یہودیوں اور عیسائیوں کو دھچکا لگا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نمبر تین پر ہیں اور حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ نمبر چالیس پر۔ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نمبر ایک پر ہوں غیر مسلموں کو ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن اس کی وجہ لکھتے ہوئے مائیکل ہارٹ لکھتے ہیں:

Since there are roughly twice as many Christians in the world, it may initially seem strange that Muhammad has been ranked Higher then jesus.

There are two principle reasons for that dicision.

FIRST: Muhammad played afar more important role in the development of Islam than jesus did in the development of Christianity. Although jesus was responsible for the main ethical and moral precepts of Chiistianity (in soror as these differed from judaism), St.Paul was the main developer of Christian theology, Its principle proselytizer, And the author of a large portion of the new testment. Muhammad, However, was responsible for both the theology of Islam and its main ethical and moral prnciples. In adition. He played a key role in establishing the religious practices of Islam (3)

ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں عیسائی آبادی دوسروں کے مقابلے میں دگنی ہے، یہ بات عجیب محسوس ہوتی ہے کہ محمد (ﷺ) کو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے بلند مرتبہ پر رکھا جائے۔ اس فیصلے کے بنیادی طور پر دو اسباب ہیں۔ پہلا سبب حضرت محمد ﷺ نے اسلام کی ترویج و ترقی کے لئے کہیں زیادہ اہم کردار ادا کیا، اس کردار سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائیت کی ترویج کے لئے کیا تھا، اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وعظ و نصائح کے ذریعے عیسائیت کے اخلاق و کردار کے درست کرنے کے ذمہ دار تھے جب کہ عیسائیت کو مروج کرنے کا سہرا سینٹ پال کے سر جاتا ہے، وہ تبدیلی اعتقاد کے ساتھ ساتھ عہد نامہ جدید کے ایک بڑے حصے کا مصنف بھی ہے، جب کہ حضرت محمد ﷺ دونوں چیزوں اسلامی عقائد اور اس کے اخلاقی و کرداری ضوابط کے بھی ذمہ دار تھے۔ مزید برآں انہوں نے اس نئے اعتقاد (مذہب) کو راغب و متوجہ کرانے میں اہم کردار ادا کیا اور مذہبی عملیت کے استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

سینٹ پال، عیسائیت کا بانی

مائیکل ایچ ہارٹ کے مطابق عیسائیت کی بنیاد رکھنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سینٹ پال دونوں کا برابر حصہ ہے، اس کے باوجود وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عیسائیت کا اصلاً بانی مبانی سینٹ پال ہی ہے۔

میں یہاں مائیکل ایچ ہارٹ کی بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ عہد نامہ جدید کے ستائیس حصوں میں سے نصف سے زیادہ کا مصنف سینٹ پال ہے، کیونکہ ان ستائیں حصوں میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک حرف نہیں لکھا ہے، آپ بائبل اپنے ہاتھ میں لیں اور فرمودات عیسیٰ علیہ السلام پر لال رنگ کی روشنائی سے نشان لگائیں اور باقی کو کالے رنگ کی روشنائی سے، آپ حیران رہ جائیں گے کہ ان ستائیس حصوں میں سے نوے فیصد سے زیادہ حصہ پر کالی روشنائی لگی ہوئی ہوگی۔

یہ لوگ جس کو انجیل کہتے ہیں یہ اس کے شفاف ہونے کا اعتراف ہے، عیسائی مشنریز کا یہی اصل مسئلہ ہے کہ جب وہ عہد نامہ جدید میں سے کوئی بھی حصہ پیش کرتے ہیں تو وہ سو فیصد سینٹ پال کے الفاظ ہوتے ہیں۔ کوئی بھی پڑھا لکھا غیر متعصب اور غیر جانب دار عیسائی اس حقیقت کو نہیں جھٹلاتا کہ عیسائیت کا

بانی سینٹ پال ہے اس طرح مائیکل ایچ ہارٹ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نمبر تین پر رکھا ہے۔

آپ اپنے خریدار کو کیوں مشتعل کر رہے ہیں؟

مائیکل ایچ ہارٹ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نمبر تین پر جگہ دینا ہمیں ایک بڑا سنجیدہ سوال اٹھانے کی دعوت دیتا ہے، کہ ایک امریکن نے ۵۷۲ صفحات کی کتاب کیوں چھاپی اور وہ اس کو پچیس ڈالر میں فروخت کر رہا ہے اور وہ اس کے مندرجات کے لئے اپنے امکانی خریداروں کو مشتعل کر رہا ہے۔

یہ کتاب کون خریدے گا، نہ پاکستانی، نہ بنگلہ دیشی، نہ عرب اور نہ ہی ترک۔ سوائے اس کے کچھ نسخے یہ لوگ خریدلیں گے۔ خریداروں کی ایک بڑی تعداد میں دوسو پچاس ملین عیسائی اور امریکہ کے چھ ملین یہودی شامل ہیں لیکن مصنف اور ناشر اپنے خریداروں کو مشتعل کیوں کر رہے ہیں؟ کیا انہوں نے یہ مقولہ نہیں سنا کہ Customer is always right گاہک کی رائے ہی ہمیشہ صائب ہوتی ہے۔

یقیناً انہوں نے یہ مقولہ سنا ہے، لیکن اس کی دلیرانہ معذرت بھی دیکھ لیں:

My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, But he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular level. (4)

دنیا کی سب سے زیادہ با اثر شخصیات کی فہرست میں محمد (ﷺ) کا سرفہرست انتخاب کرنا شاید کچھ قارئین کو تعجب میں ڈالے اور کچھ لوگ اس بارے میں سوال کریں، حقیقت یہ ہے وہ تاریخ کی واحد شخصیت ہیں جو مذہبی اور دنیاوی دونوں پہلوؤں سے سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

تاریخ عالم کا سب سے بڑا قائد کون؟

دنیا کے معروف رسالے ٹائم (TIME) نے ایک سروق کہانی کو موضوع بنایا جب کہ اس ضمن میں رسالے کے اندر مضامین تھے جیسے

What make's a great leader? throughout history who qualifies?

اس میں مختلف مؤرخین، مصنفین، فوجی سربراہوں، تجارت پیشہ افراد اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی

کے افراد میں سے انتخاب کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ ہر فرد نے انتخاب کے لئے دی ہوئی ہدایات کے مطابق اپنی سوچ، تعصب، انسانی ممکنات وغیرہ کی بنیاد پر انتخاب کیا۔ حضرت محمد ﷺ کو یہاں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکا۔ ٹائم میگزین کے اس انتخاب میں حصہ لینے والے افراد حضرت محمد ﷺ کو یہاں بھی نظر انداز نہ کر سکے، ولیم میک نیل (William Mcneill) امریکہ کا ایک مؤرخ اور شکاگو یونیورسٹی کا پروفیسر ہے، اس نے لکھا:

> If you measure leadership by impact, then you would have to name Jesus, Buddha, Muhammad, Confucius the great prophet of the world (6)

> اگر آپ قیادت کو اس کی تاثیر سے ناپیں تو آپ دنیا کے عظیم پیغمبروں کو جگہ دیں گے جن میں عیسیٰ، بدھا، محمد، کنفیوشس شامل ہیں۔

ولیم میک نیل نہ تو اس بات کی تفصیل میں گئے اور نہ ہی اس بات کی وضاحت کی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے نمبر پر اور حضرت محمد ﷺ کو تیسرے نمبر پر کیوں رکھا، ہوسکتا ہے کہ یہ عادت کا جبر ہو، میک نیل بہر حال ایک عیسائی ہے، بہر حال ہم اس کو موضوع بحث نہیں بناتے۔

جیمس گیون (James Gavin) امریکی فوج کا ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل ہے، وہ لکھتا ہے:

> Among leaders who have made the greatest impact through ages, I would consider Mohammad, Jesus Christ, may be Lenin possibly Mao. (7)

> مختلف قائدین جنہوں نے مختلف زمانوں میں بڑا اثر چھوڑا میں سوچ بچار کے بعد کہوں گا کہ وہ محمد (ﷺ) تھے اور عیسیٰ علیہ السلام، ہوسکتا ہے کہ لینن بھی اسی فہرست میں شامل ہو اور ممکن ہے ماؤ بھی۔

جیمس گیون نے بھی اپنے انتخاب کے بارے میں زیادہ تفصیل بیان نہیں کی، بہر حال اس نے حضرت محمد ﷺ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔

جولیس میسرمین (Jules Masserman) جو امریکہ کے ماہر تحلیل نفسی (Psychoanalyst) اور شکاگو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، نے دوسروں کی طرح انتخاب کی بجائے اُس انتخاب کی بنیاد فراہم کی ہے، انہوں نے تمام ادوار کے عظیم ترین قائد کے انتخاب کے سلسلے کی وجوہات فراہم کی ہیں، جولیس میسرمین کہتے ہیں کہ ہم اس شخصیت میں کیا دیکھنا چاہتے ہیں، خصوصیات کا مجموعہ جو اسے دوسروں سے ممیز

کرتا ہے جیسا کہ مائیکل ایچ ہارٹ (۸) کے معاملے میں، وہ ایسے شخص کی تلاش میں تھے جو بڑا پُر اثر، اور نہایت اثر ورسوخ والا ہو جس کے نتیجے کے لئے وہ لفظ استعمال کرتے ہیں Most Influence

تاہم جولیس میسر مین یہ نہیں چاہتے کہ وہ کسی تعصب یا خیال آفرینی پر انحصار کریں، وہ کسی عظمت سے پہلے جانچ پڑتال کا معروضی معیار قائم کرنا چاہتے ہیں، ان کے الفاظ میں:

Leaders must fufil three fuinctions.

قائدین کو تین فرائض ضرور سرانجام دینا چاہئیں۔

No.1: The leader must provide for the well-being of the lead......

قائد کو اپنے پیروکاروں کی فلاح و بہبود کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔

قائد کو ہمیشہ اپنے ماننے والوں اور اپنے پیروکاروں کی فلاح و بہبود اور عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے، ان کی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے جستجو کرنا چاہیے۔ قائد کا اپنے پیروکاروں کو دودھ دینے والی گائے نہیں سمجھنا چاہیے، جو اپنے مفاد کے لئے ان پر للچائی ہوئی نظر رکھتا ہو۔

اس کی مثال ریورنڈ جم جونز (Rev. Jim Jones) کی ہے، جس نے اپنے نوسودس پیروکاروں سمیت اجتماع خودکشی کر لی تھی۔ حکومت امریکہ نے ریورنڈ جم جونز کو مختلف مالیاتی معاملات میں بے قاعدگی اور بدعنوانی کا شکار پایا اور کیس چلانے کی ابتدا کی۔ قبل اس کے کہ قانون کے ہاتھ اس تک پہنچتے اس نے اپنے آپ اور اپنے تمام پیروکاروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنے تمام ماننے والوں کو بھی زہر پینے کی ترغیب دلائی اور مجبور کیا اور موت کی نیند سلا دیا۔ معلوم یہ ہوا کہ اس کے اکاؤنٹ میں پندرہ ملین ڈالرز تھے اور بڑی تعداد میں دنیا بھر کی اسٹاک مارکیٹ میں اس نے اسٹاک خرید رکھے تھے، اس کے ساتھ مرنے والے سارے متاثرین اس کے راز دان اور اس کے لئے دودھ دینے والی گائے تھے۔ جن کا وہ استحصال کرتا اور جن سے حاصل کردہ رقوم کو اپنے عیش کے لئے استعمال کرتا تھا۔ جولیس میسر مین کی نگاہ میں لیڈر وہ ہے جو اپنے ریوڑ اپنے گلے کا خیال رکھے، اپنا مفاد نہ سوچے:

No.2: The leader or would be leader must provide a social organization in which people relatively secure.......

قائد وہ ہے یا ہو سکتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو ایک سماجی تنظیمی ڈھانچہ مہیا کرے جن میں لوگ خود کو نسبتاً محفوظ تصور کریں۔

پروفیسر جولیس میسر مین ٹائم میگزین کی اشاعت میں اپنے مختصر مضمون میں جس بات کو بیان کرتا ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ وہ ایک ایسے قائد کی تلاش میں ہے جو لوگوں کو سماجی ڈھانچہ اور سماجی رتبہ دے سکے اور وہ سماج ہر قسم کی Ism سے پاک ہو کیونکہ کسی قسم کا بھی Ism معاشرے میں سوائے تباہی اور نفرتوں کے کچھ نہیں لاتا:

No.3: That this leader must provide people with one set of belief.....

اور یہ کہ یہ قائد اپنے لوگوں کو عقائد کے دھاگے میں بھی پروئے۔

عقائد وایمانیات کے حوالے سے دھاگے میں پرونے کی بات کرنا تو بہت آسان ہے، لیکن حقیقتاً یہ کتنا مشکل کام ہے، آج مختلف مذاہب کے فرقوں اور ان کی آپس میں دھینگا مشتی سے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ اس کے بعد جولیس میسر مین لکھتے ہیں:

People like Pasteur and salk are leaders in the first sense. People like Gandhi and on one hand, And Alexander, Caesar and Hitler on the other, are leader in the second and perhaps the third. Jesus and Buddha belong in the third category alone.

وہ آگے مزید لکھتے ہیں:

Perhaps the greatest leader of all times was Mohammad, who combined all three functions To a lesser degree Moses did the same (9)

تاہم تمام زمانوں کے عظیم ترین قائد محمد (ﷺ) تھے، انہوں نے ان تینوں فرائض کو مکمل کردیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے یہی کام ان سے کم درجے پر کیا۔

پروفیسر جولیس میسر مین نے یہودی ہونے کے باوجود جب اپنے معیار پر محمد ﷺ کو پایا تو اس نے آپ کو یہ مقام تفویض کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ اس بات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے بارے میں نہایت پیارے الفاظ میں فرمایا دیا:

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۱۰)

اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کردیا۔

دیوان چند شرما کہتے ہیں:

Muhammad was the soul of kindness, and his influence

was felt and never forgotten by those around him (11)

محمد (ﷺ) لطف و کرم کی روح تھے اوران کا اثر و نفوذ ان کے قرب و جوار والوں پر اثر انداز تھا، جو کبھی بھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔

حوالہ جات

۱۔ القلم:۴

۲۔ الاحزاب:۲۱

3. The 100, by Michael H. Hart, P-38,39

4. The 100: A ranking of the most influential persons in History. New yark: Hart Publishing Company, 1978. P-33

5. Time Magzine, july15,1974 P-64

6. Time Magazine, july15,1974

7. Time Magazine, july15,1974

۸۔ جیسے ہی مائیکل ایچ ہارٹ کی کتاب "The 100" منظر عام پر آئی، دیگر لوگ بھی اس انداز کی کتابیں مارکیٹ میں لے آئے جیسے Top 100، 100 Great Golfers، 100 Great Batsmen وغیرہ

9. Jules Masserman, U.S. Psychoanalyst, Time, July15,1974

۱۰۔ الانشراح:۴

11. The Prophets of the East, Divan Chan Sharma Calcutta,1935, P-122

قرآن حکیم کی آسان اور سہل انداز میں لکھی گئی مقبول و معروف لغت

معجم القرآن

سید فضل الرحمٰن

دیدہ زیب طباعت کے ساتھ جیبی ایڈیشن شائع ہو گیا ہے

صفحات:۳۶۰ قیمت:۹۶/روپے

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز